خطبات

خواجہ شِمسُ الدّین عظیمی

Audio cd

vol#141

Time:31:20

شعور اور لاشعور کی کہانی

شک کرنے والا بندہ اللہ کا دوست نہیں

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی سورہ بقرہ کی پہلی آیت میں فر مایا الم... ذالک
الکتاب لاریب وفی...ذلک ...یہ ،ذالک الکتاب ...یہ کتاب لامعنی ...نہیں رمعنی...
شک فیہ...اس میں...ذلک الکتاب ...قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے کہ اس میں
شک نہیں ہے شک شبہ کی گنجاش نہیں ہے ۔اس میں کسی بھی قسم کا شک
اور شبہ نہیں ہے یہ کتاب متقی لوگوں کو ہدایت دیتی ہے ۔ھدی اللمتقین...اب
یہ اس میں غور طلب بات تو یہ ہے کہ اس میں پہلی بات جو اللہ تعالیٰ نے
فرمائی ہے قرآن کریم میں کسی قسم کا شک نہیں ہے ۔کوئی اسی بات نہیں
ہے کہ آپ اس کو پڑھ کر کسی وسوسہ میں پڑھ جائیں بھول بھولیوں میں گم
ہو جائیں نہ شک نہیں ہے بس جو کچھ کتاب میں اللہ تعالیٰ نے فرما دیا بس وہ
اسی طرح ہے ۔اس میںدماغ لڑانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ذالک الکتا ب ...
اس میں شک نہیں ہے ۔اچھا کیونکہ کتاب میں شک نہیں ہے ۔اس کو سمجھنے
کے لئے ضروری ہے کہ جو اسے سمجھنا چاہتا ہے ۔اس کے اندر بھی شک نہ ہو۔
اگر اس بندے کے اندر شک ہو گا جو اسی کتاب سمجھنا چاہتا رہا ہے جس میںشک
نہیں ہے تو وہ کتاب کو سمجھنے میں شک شامل کر دے گا ۔اور جب کتاب کے
سمجھنے میں شک شامل ہو جائے گا ۔تو کتاب سمجھ میں نہیں آئی گی ۔اس لئے
اس میں شک نہیں ہے تو پہلی بنیادی بات یہ ہے کہ قرآن کریم کو سمجھنے کے
لئے انسان کو وسوسوں سے انسان کوشقوق و شبہا ت سے انسان کو مافروزہ
اور قیاسی باتوں سے آزادہو ناپڑے گا ۔ اوراگر اس شک سے وسوسے سے اور
قیاسی بوتوں سے آدمی آزاد نہیں ہو تو اس قرآن کو نہیں سمجھ سکے گا ۔
مسلمانوں میں جو آج افراتفری ہے ،انتشار ہے ،تفرکہ ہیں ،ذلت رسوائی
ہے ،اس کی بنیادی وجہ ایک سمجھ میں آجائے گی ۔اس لئے کہ مسلمان کے اندر
شک بہت ہے ۔ہر آدمی کسی نہ کسی گمان سے شک میں گرجتا ہے ۔ہر آدمی
اب ما شا اللہ یہاں اتنے سارے لوگ بیٹھے ہو ئے ہیںآپ ایک چند سیکنڈ کے لئے اپنے
اندر جھانکیں تو آپ یہ کہہ نہیں سکتے کہ جی ہمارے اندر شک نہیں ہے ۔شک کا
مطلب ہے یقین کا الٹ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو دو رخوں پر پیدا کیا ہے ۔ اب
شک کے ساتھ یقین ہے ۔یقین کے ساتھ شک ہے ،گرم ٹھنڈا،روشنی اندھیرا،غصہ

عفوردگزر،بیماری صحت ،بھوک پیاس ،سوناجاگنا ،عورت مرد کے کوئی چیز
کائنات میں اس زمین کے اوپر آپ کئی سال کے اندر تلاش کے بعد بھی نہیں نکال
سکتے آپ کہے جی اس کا ایک رخ ہے یہ قانون یہی ہے دورخ پر ہو گئی تو اب
شک بھی ہے یقین بھی ہے تو شک والا بندہ جو ہے اللہ کی کتاب سے کسی بھی
طرح استفادہ نہیں کر سکتا ۔اب یہ جو افراتفری ہے مسلمانوں میں اس کی
وجہ شک ہے اب آپ تفاسیراٹھا کر دیکھیںہر تفسیر میں دیکھیں ایک آیت ملے گی
ایک دوسرے سے اس سلسلے میں کوئی یقینی بات ملتی ہی نہیں ہے کہ وسوس
یوں ہے جی کو ئی اپنی شک کی بنیاد پر اس میں ضرور کچھ نہ کچھ نہ شک کا
پہلو داخل کر لیتے ہیں۔ شعوری طور پر وہ کہتے ہیں کوئی اطراز نہیں ہے نیت
کا اللہ جانتا ہے سارے کام لوگوں نے ٹھیک کئے ہیں اچھے کئے ہیں۔لیکن بنیادی
بات یہ ہے کیونکہ شک سے آزاد نہیں ہو ئے اس لئے کسی ایک نقطے پر بندے نہیں
ٹہرتا۔کبھی ایک نقطے پر نہیں ٹہرے گا اس کے اندر شک ہو گا وسوسہ ہو گاتو
ظاہر ہے میں کچھ کہوں گا آپ کچھ کہیں گے، آپ کچھ کہیں گے، آپ کچھ کہیں
گے، آپ کچھ کہیں گے اس سے پھر تفرکے پیدا ہو نگے ۔تفرکوں کی بنیاد یہ ہے
انسان کے اندر شک ہوتا ہے جو کچھ وہ کہتا ہے ایک تو وہ سوچتا ہے میں بالکل
صحیح کہہ رہا ہوں۔دوسرا کہتا ہے ہو سکتا ہے میں صحیح کہہ رہا ہوں ہو
سکتا ہے اس کا عہدہ کو ئی اور بھی ہو ۔اچھا اب اللہ تعالیٰ فر ماتے ہیں ھدی
للمتقین ...کتاب ہدایت دیتی ہے متقی لوگوں کو ...ھداللمسلمین نہیں کہا ...ھدا
للکفرین نہیں کہا ...ھد اللفاسکین نہیں کہا ...ھداللمتقین...پہلی بات تو یہ ہے
اس کتاب میں شک نہیں جس بندے کے دل میں شک ہو گا وہ اس کتاب سے
فائدہ نہیں اٹھاسکتا۔دوسری بات یہ کتاب متقی لوگوں کے لئے ہے ہم نے اس
کتاب کو نازل کیا ھد ی للمتقین... یہ کتاب متقی لوگوں کو ہدایت بخشتی ہے۔
اب اس کتاب سے فائدہ نہیں اٹھا نے کے لئے بنیادی بات یہ ہے پہلے ہمارے اندر
شک نہ ہو شک ہو گا ہم اس کتاب سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے ۔دوسری بات یہ
ہے کہ جب شک نہیں ہو گا تب یہ کتاب متقی لوگوں کو ہدایت دئے گی۔شک ہو
گا تو آپ اس کتاب سے ہدایت حاصل نہیں کر سکتے ۔اور متقی ہو نا بھی اس
کتاب سے فائدہ اٹھا نے کے لئے ضروری ہے ۔اب یہ دو باتیں ہو نگئی ۔تیسری بات یہ
ہے ھدی للمتقین ...الذین... وہ کون ہیں متقی لوگ کون ہیںالذین ...وہ کون لوگ
ہیں ۔متقی کی تعریف کیا ہے ؟یومنو ن باالغیب...وہ غیب پر یقین رکھتے ہیں ۔
غیب پر یقین رکھتے ہیں ۔اب یہ تیسری بات ہو گئی ۔ایک بات یہ کتاب میں شک
نہیں ہے ۔اس کتاب سے فائدہ اٹھا نے کے لئے آپ کو وسوسوں سے شقوق شبہات
سے بے کار باتوں سے آزاد ہو نا ہو گا ۔دوسری بات یہ کتاب متقی لوگوں کو
ہدایت دیتی ہے ۔تیسری بات یہ متقی لوگ کون ہیں ۔یومنو ن باالغیب...وہ غیب
پر یقین رکھتے ہیں ۔غیب ان کے مشاہدے میں ہو تا ہے ۔غیب کو دیکھتے ہیں
غیب الذین...یقین مشہود ہے دیکھنے سے جب تک کوئی آدمی کسی چیز کو نہیں
دیکھ لے گا۔ اس کا یقین جو ہے مکمل نہیں ہو تا ۔ابھی ٹھیک ہے جی ہم کہتے

ہیں جی فرشتے اللہ کے ہیں ہمیں یقین ہے اگر آپ فرشتوں کے بارے میں سوچنا شروع کر دیں ،تفکر کرنا شروع کردیں کہ فرشتے کیا ہیں ہتب آپ کا یقین کمزور ہو جائے گا ہے ہو سکتا ہے فر شتے انسانوں جیسے ہوں ،ہوسکتافرشتے پرندے جیسے ہوں ، ہو سکتا ہے فر شتے ایسے ہوں، ہو سکتا ہے فر شتے ویسے ہوں،ایسے کیسے ہوں ہتو ایک چھ ارب انسانوں میں سے کسی بھی انسان کو آمنے سامنے کر دیا جائے ہآپ کے چاہے وہ گوراہو ،کالا ہو، پیلا ہو،سرخ ہو ،سفید ہو آپ فوراً کہہ دیں گے یہ آدمی ہے ہآدم کی ا ولاد ہے کیوں کیوں کہتے ہیں ؟آپ دیکھتے ہیں، آپ کے مشاہدے میں ہے کہ نوع ا نسان کے افراد ایسے ہو تے ہیں بھئی ...گائے، بھنس، بکری، کتا ،بلی پرندے آپ کہہ دینگے یہ طوطا ہے اب اس طوطے کے لئے دوسو زبانیںہیں زمین پر بڑی زبانیں رائج ہیں ہتو وہ ہر زبان کو مطلب طوطا ہی ہو گا ہ یہ نہیں ہوگا کوئی اس طوطے کو کوا کہہ رہا ہے یا کوے کو طوطا کہہ رہا ہے تو کوا کوا ہی ہے ساری دنیامیںطوطا طوطا ہےہ بھیڑ بھیڑ ہے ہبکری بکری ہے یہ الگ بات ہے ہم اس کو بھیڑ کہتے ہیں اسے شیپ کہتے ہیں، لیکن جب وہ کہہ رہے ہیں شیپ تو ذہن میں کیا تصور کرلینا بھیڑ وہ مشاہدے میںکہہ رہا ہے کیمل اونٹ یا اس کا کائی اور لفظ ہو گا ایبل جب ہم ایبل کہیں گے عربی میں تو ہم ہمارا جو ویزن بنے گا جو دماغ میں اونٹ ہو گا، جب ہم کیمل کہیں گے اونٹ جب ہم اونٹ کہیں گے اونٹ اور بھی لفظ ہو نگے ذہن میں یہ ہم کیوں کہتے ہیںہم اونٹ اس لئے کہتے ہیں اونٹ کو ہم نے دیکھا ہے ہمارا مشاہدہ ہے ہلیکن جب ہم فرشتہ کہیں گے ایک تو سنی سنائی بات ہے اللہ میاں نے بھی کہا فرشتے ہیں حضور پاک ہ نے بھی فرمایافرشتے ہیں ہابانے بھی کہا فرشتے ہیں اماں نے بھی کہا فرشتے ہیں استادنے بھی کہا فرشتے ہیںہیہ تصاصل ہےہآپ سنتے رہے گے فرشتے ہیں ،فرشتے ہیں ،فرشتے ہیں،لیکن فرشتے کی

difnation

فرشتے کے خدوخال فرشتے کی صورت فرشتے کا قدوقامت آپ کے سامنے نہیں ہےہ کیوں کہ اس لئے اگر آپ اس چکر میں پڑ گئے کہ فرشتے کیا ہے؟ نتیجے میں آپ کو شک کے علاوہ کچھ نہیں ملے گا ہاب فرشتے ایسا بھی ہو سکتا ہے فرشتے ویسا بھی ہو سکتا ہےہ تو اصل بات یہ ہے ہمارا جو نظام ہے زمین کا ظاہر ہے یہ سارازمین کانظام پیغمبروں نے بنایااس میں عدل بھی ہے، اس میںانصاف بھی ہے ،اس میں عدالتیں بھی ہیں ،جیسے ہمارے دن بھرکے معاملات بھی ہو تے ہیں ،خاندانی معاملات بھی ہیں ،گواہی اس وقت ہو تی ہے جب ہم کسی چیز کو دیکھتے ہیں عدالت میں اگر آپ قاتل کا کوئی مقدمہ ہے اورآپ گواہ پیش ہو گئے اور(عدالت)وہاں جاکر انہوں نے کہہ دیا ہا ںصاحب یہ قاتل ہے عدالت پوچھے گی تم نے دیکھا(گواہ) اب وہ کہے گاتو نہیںمیںنے سنا ہے ایک بزرگ ہیں بہت بڑے انہوںنے کہا تھاہ اس نے قاتل کیا تو عدالت کیا کہے گی بزرگ کو بھیج دو

اب بزرگ صاحب آئے انہوں نے کہا جی(عدالت) آپ یہ قاتل کی گواہی دے رہے
ہیں (بزرگ)ہاں جی میں قاتل کی گواہی دے رہا ہوں (عدالت)آپ نے دیکھا
(بزرگ)نہ(عدالت) آپ کیسے کہیں رہے ہیں (بزرگ)کہ محلے والے کہہ رہے تھے
پچاس(عدالت) انہوں نے کہا پچاس محلے والے کو بھیج دو آپ جائو ۔اس اندیکھی
گواہی سے قاتل کا کیس مشکوک ہو جائو گا وہ چھوٹ جائے گا وہ اس بنیاد پر کہ
دیکھا نہیں تو کیا آپ یہ نظام میں ظاہر کریں ھدی للمتقین ...یہ کتاب متقی
لوگوں کوہدایت دیتی ہے۔متقی لوگوں کو ہدایت فراہم کرتی ہے ان کو صراط
مستقیم دیکھا تی ہے ...الذین... وہ کون لوگ ہیں یومنون ...وہ غیب پر یقین
رکھتے ہیں اب اس کا مطلب ہے قرآن کریم سے فائدہ اٹھا نے کے لئے بنیادی شرط
یہ ہے کہ آدمی کے اندر غیب دیکھنے کی صلاحیت موجود ہو ۔اگر غیب بینی کی
صلاحیت نہیں ہے تو قرآن کو سمجھنا جو ہے مشکل ہے ارے بھئی صاحب غیب
کوکوئی دیکھ نہیں سکتا یہ کیسے ہو سکتا ہے قرآن کو تو پھر سمجھنا ہی نہیں
اللہ تعالیٰ خود یہ باتیں ...عربی آیت ...اگر قرآن میں تم تفکر کرو اور قرآن کی
جو بنیادی شرط ہے وہ سامنے رکھ کر تفکر کرو بنیادی شرط کیا ہے ۔لاریب ...
اس میں شک نہیں ہے تو قرآن کو سمجھنا ہم نے تمہارے لئے آسان کر دیا ہے ۔
شرط تو پہلے سے تھی جو صلاحتیں ہیں ان کے اندر موجود ان کو بیدار کریںاور ان
صلاحیتوں سے قرآن کو سمجھیں الذین ...یومنون با الغیب...پہلی بات یہ شک نہ
ہو۔ دوسری بات یہ آپ متقی ہوں متقی کی تعریف یہ ہے کہ غیب آپ کے
مشاہدے میں ہو۔اب جب یہ تینوں چیزیں آپ کو مل جائیں گیں تو اب کیا ہوگا۔
الذین ...متقی جو ہیں وہ غیب پر یقین رکھتے ہیں۔ یعنی غیب کو دیکھتے ہیں ۔
اب چوتھی اسٹیج کیا بنے گی یوقیمون الصلات ...اب ان کا اللہ سے ایک تعلق اور
رابطہ قائم ہو تا ہے ۔اٹھتے، بیٹھتے، چلتے ،پھرتے ،سوتے، جاگتے ،نماز میں دیکھیں
آپ کیا ہے یہاں سے شروع ہو جائیں اللہ وا کبر ،اللہ واکبر ...اللہ سب سے بڑا
ہے ہم نے اقرار کیا نہ اللہ کے سامنے کھڑے ہو گئے۔کیونکہ اللہ کو دیکھ نہیں
رہے نہ اللہ وا کبر ...اللہ بڑا ہے ٹھیک ہے اللہ تو بڑا ہے اب اللہ کے علاوہ اگر
نماز میں بیگم کا خیال آگیا تو آپ بتائیں اللہ بڑا بیگم بڑی ہے ۔اگر نماز میں بچوں
کا خیال آگیا تو اب کہیں یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ خیال تو آتے ہی آتے ہیں۔بندے
خیال سے کسی طرح آزاد ہو ہی نہیں سکتا خیال تو آتے ہی آتے ہیں ۔ہاں بھئی
ٹھیک ہے خیال تو آتے ہی آتے ہیں ۔اب میں مثال دیتا ہوں آپ حساب کر رہے
ہیں اپنے گھر کا، دوکان کا، ہو ٹل کا اب اس میں آپ کو خیال آتا ہے جس طرح
آپ کو نماز میںآتا ہے آپ بتائیں وہ حساب کبھی صیحح ہو گا۔ دوسری بات یہ کہ
اگر آپ یکسوئی میںنہیں ہو تے آپ کہتے ہیں نماز میںتو یکسوئی ہو تی نہیں
تواب کیا کریں۔ یہ تو بڑا مشکل کام ہے۔ دنیا میں کو ئی بھی آدمی یکسوئی
نہیں ہو تا تو حساب میںکیسے یکسوئی ہو جاتے ہیں۔خدانخواستہ کوئی تکلیف ہو
کوئی پریشانی ہوکسی کا بچہ بیمار ہو آپ یکسوئی ہو تے یا نہیں ہوتے سوائے
ہسپتال کے، سوائے ڈاکٹرکے ،سوائے دوائی کے دعا کے بزرگوں کے یہاں وہاں

سوائے بچے کے آپ کو کوئی خیال نہیں آتا،کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت دے تندرستی
دے یہ ہو تا ہے نہیں ہو تاتو کیا آپ کو یکسو ہو نے کی پریکٹس نہیںہے ؟ کسی
عجیب بات ہے دنیا وی معاملات میں کسی عجیب بات ہے آپ دنیا میں یکسو ہو
نے کی آپ کوپریکٹس ہے اور اللہ کھے معاملے میں آپ کہتے ہیں یہ ہو ہی نہیں
سکتا اس کا مطلب یہ ہوا ہمیں یکسو ہو نے کی عادت ہے ۔اب ہماری ماں
بہنیں بیٹیاں کھا نا پکاتی ہیں ۔ذرا سا خیال ہو تا ہے نمک زیادہ ہو جاتا
ہے ،کبھی مرچیں زیادہم ہو جاتی ہیں ،کبھی سالن جل جاتا ہے کبھی روٹی جل
جاتی ہے لیکن اگر یکسوئی کے ساتھ کھانا پکے روٹین میں توہر چیز ٹھیک ہو تی
ہے ۔اس کا مطلب ہے ہمیں یکسو ہو نے کی عادت ہے ۔اب بچے اسکول میں
جاتے ہیں۔اگر بچوں کے ذہن میں انتشار ہو اِدھر اُدھر کے خیالات آئیں کیا بچے
دس سال میںبھی پہلی کلاس پاس کر سکتا ہے ۔اس کا کیا مطلب ہوا ہم یکسو
ہیں۔دنیاوی ساری کائنات کو یکسوئی کی عادت ہے ۔لیکن جب ہم اللہ واکبر
کہتے ہیں۔ تو سارے خیالات ہیں تو کیوں کیوں ؟اس لئے کہ ہم نے اس بات کی
کبھی کوشش نہیں کی کہ ہم جس کی نماز پڑھ رہے ہیں اس کو دیکھنے کی
کوشش کریں آپ نے کبھی کوشش ہی نہیں کی تو اس لئے آپ بیس بیس سال
پچاس سال ساٹھ ساٹھ سال اسّی اسّی سال نماز پڑھتے ہیںان سے جب پوچھو گے
بھئی میں بزرگ تھے مجھ سے بہت محبت کرتے تھے بہت سارے ان کے مرید تھے
عاشق رسول یہ وہ سب تو ایک دن میں بیٹھا ہوا تھا ان کے پاس تنہائی میں بہت
بڑا نام تھا ان کا اب تو وہ دنیا میں نہیں ہیںتو میں نے کہا حضرت صاحب یہ جو
نماز ہے جو آپ پڑھ رہے ہیں اور میں بھی پڑھ رہا ہوں کیاوجہ ہے وہ جناب
رونے لگے بہت زور سے اور ان کی عمر ۷۲سال کی تھی اب میں ان سے کچھ
مجھے تو خود صدمہ ہو اکہ میں خود ہی ان جیسا تھا ہوں ۔بات یہ ہے کہ
دنیاوی معاملات میں آپ یکسوہو سکتے ہیںتو الہٰی معاملات میںاللہ کے معاملات
میںآپ کو یکسوئی کیوں حاصل نہیں ہو تی یہ سوال ہے ۔کیوں نہیں ہو تی
بھئی...؟اس کی وجہ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ ایک تو آپ کے ذہن میں دین
کی اتنی اہمیت نہیں ہے جتنی اہمیت دوسرے دنیاوی علوم کی ہے بس یہ وقت
ملتا ہے آپ کو نماز آپ کی قضا ہو سکتی ہے ۔دفتر جانا قضا نہیں ہو سکتا نماز
قضا ہو سکتی ہے دوکان وقت پر کھولنا قضانہیں ہو سکتا ۔زکوٰۃ میں ڈنڈی مار
سکتے ہیں لیکن بچے کے اسکول میں ڈنڈی نہیں مار سکتے کہ نام کٹ جائے گا ۔
بات اہمیت کی ہے اب اہمیت ہی نہیں ہے اب ظا ہر ہے جس چیزکی اہمیت
نہیں ہو گی آپ کو اہمیت نہیں ہوتی ۔قرآن آپ پڑھیں شک میرے اندر موجود
ہے تو مجھے قرآن رہنمائی نہیں کر ے گا ۔ایک سلاسل ہے دوسو کے قریب
سلاسل ہے اس میں کئی سلسلے بتائے جاتے ہیں۔اس میں عظیمیہ سلسلہ بھی
ہے۔ ان لوگوں کی تعلیمات کا محوراو ر تربیت کا مقصدپہلا یہ ہے کہ آدمی کے
اندر شک ختم ہو جائے ۔آدمی کے اندر سے شک ختم ہو ۔اور جتنا آدمی سلسلے
کی تعلیمات سے آراستہ ہو تا ہے۔ اس سلسلے کی تعلیمات کو حاصل کرتا ہے ۔

اسی مناسبت سے اس کے اندر سے شک کم ہو تا رہتا ہے۔شک جہاں ہو گا وہاں
بے سکونی ہو گی۔یاد رکھئے شک جہاں ہو گا وہاں بے سکونی ہو گی ۔یقین جہا
ں ہو گا وہاں سکون ہو گا۔شک جہاں ہو گا وہاں شیطان ہو گا ۔یقین جہاں
ہو گا وہاں عقیدہ ہو گا تو میرے عزیز دوستوں میرے بچوں، بزرگوں آپ قرآن
پاک کی تعلیمات کے مطابق اس بات کی کوشش اور جدوجہد کریں کہ آپ کے
اندرسے شک ختم ہو جائے اور دوسری بات یہ ہے محبت جو ہے وہ بھی شک کو
ختم کرتی ہے۔ بشرطیکہ آپ کے اندرشک بہت زیادہ نہ ہو ورنہ محبت میں بھی
شک ہو جاتا ہے ۔جیسے ہماری بیگمات ہیں وہ ہر وقت اپنے میائو پر شک ہی
کرتی رہتی ہیں۔انہوننے کہا بھئی صاحب وہ آدمی کہیں سے مل کے آئے ہو یہ
بڑی غلط بات ہے بھئی کیا کہہ رہے ہو لا حول ولا قوت...بھئی کیسے کہ تمہارے
سر بر بال لگا ہوا تھا یہ دیکھو بال ہے بال تو بھئی اپنی زلفوں کا بھی تو بال ہو
سکتا ہے ۔ایسے ہی شوہر اگر شوہروں کا بھی یہی ہے اب وہ کسی خاتوں اپنے
عزیز راشتہ دار سے ہنس کے بات کر لے تو بھئی تو اس سے بات کیوں کر رہی
تھی ۔تو کیا رو کے بات کرے یہ چھوٹی چھوٹی باتیں گھروں میں جو ہیںاس سے آپ
اپنے کھل ملائیں گے اپنا محاسبہ کریں گے تو پتا چلے گا ۔کتنا شک ہے ہمارے
اندرشک ہی شک ہے۔یقین کا کو ئی سرا ہی نہیں ملتا بھی تو بنیادی بات یہ ہے
کہ شک سے آزاد ہو نے کی کوشش کی جائے ۔اچھا دوسری بات یہ ہے آپ خواب
دیکھتے ہیں۔اگر خواب میں شک ہو تا بھی ہے۔ اس کا جو عنصر ہے وہ بہت کم
کمزور ہو تا ہے ۔یعنی شعور بے شک ہے لیکن آپ کے اندر جیسے بتا اللہ تعالیٰ نے
دو رخ بنایا ایل شعور ہے ایک لاشعور آپ بھی لاشعور میں شک نہیںہو ئے۔جب ہم
سوتے ہیں تو شقوق و شبہات کی دنیا سے آزاد ہوجاتے ہیں۔ جب ہم سوتے ہیں
تو بے سکونی سے ہمیں نجات مل جاتی ہے ۔سکون میں چلاجاتا ہے کیوں کہ
شقوق و شبہات کی زندگی سے ہم آزاد ہو گئے ۔ہیں اسی دنیا میں سانس بھی
اسی دنیا میں لے رہے ہیں،بسترا بھی ہمارا یہی کا ہے لیکن ہمارا شعور جو ہے
نہ جو شک و شبوب سے بھرا ہوا معمورہے ۔اس سے ہم آزاد ہو جاتے ہیںاس لئے
ہم جب بیمار ہو تے ہیں پریشان ہو تے ہیان کو کیاکرتے ہیںڈاکٹرلوگ وہ سیرنچ
میں بھر دیتے ہیں ڈنگو پلازے لگا دیتے ہیں اس سے کیا ہو تا ہے ...؟شک ختم ہو
جاتا ہے نجات مل جاتی ہے ۔اب اللہ تعالیٰ نے شعور لاشعور دو چیزیں آپ کو دی
ہیں۔ہو تا یہ ہے کہ جب آپ بیدارہو تے ہیں تو شعور کی کاروائی ہوتی ہے ۔لا
شعور سو جاتا ہے اور جب آپ سوتے تو شعور سو جاتا ہے اور لاشعور کی کارو
ائی ہو جاتی ہے ۔تو لا شعور کی کار وائی شروع ہو گئی تواس لئے آپ کو سکون
ہو جاتا ہے ۔اب ہمارے پاس کیا طریقہ ہے کہ ہم اپنے لاشعور میں جائیں اور ایک
بات اور ہے جب آدمی یکسوئی نہیں ہو گا تو اسے نیند نہیںآتی یہ بھی ایک بات
ہے۔ ذہنی انتشار والوں کو نیند نہیں آتی وہ دوائی کا مطلب ہی یہ ہے کہ اسے
نیند آئے تاکہ یہ نہیں ہے کہ انتشار ختم ہو نہ نیند آئے ۔نیندنیند آئے گی تو انتشار
آٹو میٹک ختم ہو گا ہوے کہتے ہیں نہ نیند کی گولیاں کھا لوتو نیند کی گولیاں کھا

نہ کا مطلب یہ نہیں ہو گا کہ انتشار ختم ہو گیا ہے ۔نیند آئے گی تو انتشار ختم
ہو گا اگر گولیوں سے نیند نہیں آئی انتشار ختم نہیں ہو گا ۔انتشارجب ختم ہو
گا۔ جب آپ جب نیند میں چلے جائیں گے اور نیند میں آپ جب جائیں گے۔ جب آپ
لاشعور میں جائیں گے اور اب یہ جو لاشعور میں جانے کا طریقہ ہمارے بزرگوں نے
انبیاء اکرام علیہ الصلوٰۃ السلام نے خود بھی کیا ہمیں بھی بتایا وہ مراقبہ ہے ۔
مراقبہ ایک ایسا عمل ہے جس میں وہ تمام کیفیات مرتب ہو جاتی ہیں ۔جو نیند
میںہوتیں ہیں ۔اس میں آپ یکسو ہو کر بیٹھیں گے ،اس میںآپ آنکھیں بند کر لیں
گے ، آپ کا جسم relax

ہو گا ،شور سے بچیں گے ،اندھیرا کر لیں گے ،اندھیرا نہیں تو آنکھوں میں پٹی
باندھ لیں گے ۔یعنی نیند کی جو کیفیت ہے وہ آپ اپنے ارادے اختیار سے بیزاری
میں اب جیسے جیسے آپ مراقبہ کی پریکٹس کر لیں گے جو خواب کی جو کیفیت
ہے جس میں شعور سسپینس ہو جاتا ہے ،وہ اٹل ہو جاتا ہے ایک وقت ایسا آتا
ہے وہ شعور اور لاشعور دونوں تر میں کام کرتے ہیں اور جب یہ دونوں پریل کا
م کرتے ہیں تو آپ جب اس دنیا میںآتے ہیں تو اس دنیا میں ہی کام ہو جاتے ہے
اور جب اس دنیا میں آپ اپنے اختیار سے ارادے سے اس دنیا سے ذہن ہٹاتے ہیں تو
آپ دوسری دنیا میں چلے جاتے ہیں اس کا کیا مطلب ہوا اس کا مطلب یہ ہوا
جب آپ دنیاوی کام کرتے ہیں۔حساب کرتے ہیں تو آپ کو وہاں یکسوئی ہو جاتی
ہے اور آپ جب نماز پڑھتے ہیں تو آپ کو وہا ں یکسوئی ہو جاتی ہیتو یہ ایک
پریکٹس ہے جو تمام انبیاء اکرام علیہم الصلوٰۃوالسلام کا عمل ہے اور تمام اولیاء
اللہ کاعمل ہے ۔اللہ تعالیٰ ہمیں تو فیق عطا فر مائے کہ ہم رسول اللہﷺ کی
تعلیمات پر عمل کرتے ہو ئے شک سے نجات حاصل کریں اور اپنے اندر یقین پیدا
کریں۔اب سلسلہ عظیمیہ نے جو طریقہ مرتب کیا ہے وہ اس کا اپنا نہیں ہے ۔
انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طریقہ ہے اولیاء اللہ کا طریقہ ہے وہ یہ کہ مراقبہ
کریں۔میں بتادیتا ہوں بھئی کچھ بھی نہ کریں مراقبہ کریں۔مراقبہ ضرور
کریںنماز پڑھو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا کی اور مراقبہ کرو ۔اس سے انشا اللہ
آپ یکسو بھی ہو نگے آپ کے اندر یقین بھی پیدا ہو گا اور شک اور شبہات سے
اللہ تعالیٰ آپ کو آزاد بھی کرے گا ۔السلام وعلیکم ورحمتہ ...۔اختتام